

تعلیماتِ اہلبیتؑ

درجہ چہارم

ادارہ فروغ تعلیماتِ اہلبیتؑ

تعلیماتِ اہلبیتؑ

(بچّوں کی دینیات)

درجہ چہارم

حسن علمی بک ڈپو
بڑا امام باڑہ ، کھارادر
کراچی 74000 فون 2433055

ادارہ فروغ تعلیماتِ اہلبیتؑ

نام کتاب: ـــــ تعلیماتِ اہلبیتؑ

مجلس مصنفین: ـــــ غلام علی پنجوانی
حسین علی دیوجانی
غلام محمد رحمانی
محمد علی وکیل

کتابت: ـــــ ضمیر انجم (اے زیڈ آرٹ)

تاریخِ اشاعت: ـــــ اوّل: مارچ ۱۹۸۸ء
دوم: مارچ ۱۹۹۰ء
سوم: اگست ۱۹۹۳ء

ناشر: ـــــ ادارہ فروغِ تعلیماتِ اہلبیتؑ کراچی۔
ہدیہ: ـــــ ۸ روپیہ

تعارف

مسلمان ہونے کے اعتبار سے ہماری ایک بڑی ذمہ داری نسلِ نو کی دینی تعلیم و دینی تربیت بھی ہے۔ خصوصاً موجودہ حالات میں ہماری اس ذمہ داری میں اضافہ ہوگیا ہے۔

اس کے پیشِ نظر یہ ضروری محسوس کیا گیا کہ ایک ایسا نصابِ تعلیم تیار کیا جائے جو اس ضرورت کو پورا کرے اور اس انداز سے تیار کیا گیا ہو جو ایک طرف مدارس و اسکولوں کی دینی ضرورت کو پورا کرے اور دوسری طرف نصابی تقاضوں کی تکمیل کرے۔ مجلس مصنفین پروردگارِ عالم کا شکر ادا کرتی ہے کہ اس کی توفیقات و معصومینؑ کی تائید و مدد سے اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے میں کامیاب ہوئی۔

اس نصابِ تعلیم کی تیاری میں مندرجہ ذیل امُور کا خیال رکھا گیا ہے۔

- نرسری سے جماعت دہم تک کی ضروریات کی تکمیل ہوجائے۔
- بچوں کی ذہنی سطح کا تدریجاً خیال رکھا جائے۔
- تمام ضروریاتِ دینی یعنی عقائد، فقہ، سیرت، تاریخ کی تکمیل ہو اور ان میں توازن ہو۔
- جب ایک طالب علم جماعت دہم سے فارغ ہو یا مکلف ہوجائے تو وہ بنیادی تعلیماتِ دین سے واقف ہوچکا ہو۔

امید ہے کہ مدارس و اسکول اس نصابِ تعلیم سے استفادہ کریں گے اور گرانقدر مشوروں سے نوازیں گے۔ ہم خداوندِ کریم سے دعاگو ہیں کہ بتصدقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے اور ہماری قوم کو علمِ دین کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

مجلسِ مصنفین

تصدیق نامہ

از

علامہ طالب جوہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر کتاب "تعلیمات اہلبیت" مکتب آل محمدؐ کے بنیادی عقائد اور اعمال کی کتاب ہے۔ یہ مختلف اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس کو مدون کرنے والے حضرات جناب غلام علی پنجوانی، جناب حسین علی دیوجانی، جناب غلام محمد رحمانی ہیں۔

اس موضوع کی کتابوں کو عموماً دینیات کی کتابوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مختلف ادوار میں رجالِ دین نے اس موضوع پر کتابیں مرتب کی ہیں اور یقیناً ان سب حضرات کی مساعی جمیلہ لائقِ تحسین و ستائش ہیں۔

ہر دور اپنے منفرد اور مخصوص تقاضوں کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ یہی منفرد اور مخصوص تقاضے نسلوں کی ذہنیت پر اثر انداز ہوتے ہیں جس کے سبب تعلیم و تربیت سے لے کر معاشرت و سیاست تک ہر سطح پر شدید ارتقائی تغیرات ہوتے ہیں۔ ذہین و زیرک افراد وہی ہوتے ہیں جو ان تبدیلیوں کو بھانپ لیں اور ان سے عہدہ برآ ہوں۔

زیر نظر کتاب کے مختلف اجزاء کو جستہ جستہ دیکھنے کا موقع ملا۔ یہ ایک ایسی کاوش ہے جس کی اہمیت اور افادیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ اس تحریری کاوش میں بچوں کی فطری اور جبلی نشوونما اور ان کے فکری ارتقاء کو مدنظر رکھتے ہوئے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ انتہائی خوبصورتی سے بنیادی مسائل اس طرح پیش کئے جائیں جو جلد از جلد بچوں کی عملی زندگی کے آغاز پر کام آسکیں۔

مجموعی طور پر یہ ایک انتہائی ذہانت سے مرتب کی ہوئی نصاب دینیات ہے۔ مجھے امید ہے کہ ادارے اور افراد اس سے استفادہ کریں گے۔

مدونین کے لئے یہ دعا گو ہوں کہ خداوند عالم بہ طفیل معصومین علیہم السلام ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انہیں مزید علمی اور دینی خدمات کی توفیق عطا کرتا رہے۔

طالب جوہری

تصدیق نامہ

از

مولانا محمّد صادق حسن

بسمہ تعالیٰ

میں نے کتاب "تعلیماتِ اہلِ بیتؑ" (مرتبہ: محترم غلام علی پنجوانی۔ محترم حسین علی دیوجانی۔ محترم غلام محمّد رحمانی۔ محترم محمّد علی وکیل) کے تمام حصّوں کا سبقاً سبقاً و حرفاً حرفاً مطالعہ کیا اور اس میں کسی قسم کی غلطی نہیں پائی۔ نیز اس کتاب کو بچوّں کے ذہن و عمر کے مطابق مناسب پایا۔ امید ہے کہ مومنین و مومنات اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے اس کتاب سے کما حقّہٗ استفادہ کریں گے۔

احقر

صادق حسن

اے رب! میرے علم میں اضافہ فرما

رَبِّ زِدْنِی عِلْماً

فہرست

صفاتِ ثبوتیہ

جو اچھائیاں خدا میں پائی جاتی ہیں ان کو صفاتِ ثبوتیہ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ قدیم : یعنی خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۲۔ قادر : یعنی خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، جو کام چاہے کرے جو چاہے نہ کرے۔

۳۔ عالم : یعنی خدا ہر چیز کا جاننے والا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

۴۔ مدرک : یعنی خدا بغیر آنکھ کے سب کچھ دیکھتا ہے اور بغیر کان کے سب کچھ سُنتا ہے۔

۵۔ حیّ : یعنی خدا ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا۔

۶۔ مرید : یعنی خدا ہر کام اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے۔ وہ کسی کام کے کرنے

پر مجبور نہیں۔

۷۔ **متکلّم** : یعنی خدا جس چیز میں چاہتا ہے آواز پیدا کر دیتا ہے مثلاً درخت میں آواز پیدا کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بات کی۔

۸۔ **صادق**: یعنی خدا ہر بات میں سچّا ہے۔

صفاتِ سلبیہ

وہ صفات جو خدا میں نہیں پائی جاتیں ان کو صفاتِ سلبیہ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ **مرکّب نہیں**:

یعنی خدا نہ کسی چیز سے مل کر بنا ہے نہ خدا سے مل کر کوئی چیز بنی ہے۔

۲۔ **جسم نہیں** :

یعنی خدا کسی قسم کی بھی جسمانیت نہیں رکھتا۔

۳۔ **مکان نہیں**:

یعنی خدا کے رہنے کی کوئی مخصوص جگہ نہیں، وہ ہر جگہ موجود ہے۔

۴۔ **حلول نہیں**:

یعنی نہ خدا کسی چیز میں سما سکتا ہے اور نہ اس میں کوئی چیز

سما سکتی ہے۔

۵. مرئی نہیں:

یعنی خدا کو دنیا یا آخرت میں کہیں بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔

۶. محلِّ حوادث نہیں:

یعنی خدا میں بدلنے والی کوئی چیز نہیں ہے مثلاً پہلے جوان ہو، بعد میں ضعیف ہو جائے وغیرہ۔

۷. شریک نہیں:

یعنی خدا ایک ہے اور اس کا کوئی ساتھی نہیں۔

۸. صفات زائد بر ذات نہیں:

یعنی خدا کی ذات اور صفات الگ الگ نہیں ہیں مثلاً خدا کی ایک صفت علم ہے۔ ایسا نہیں کہ خدا کی ذات الگ ہو اور اس کا علم الگ ہو، یعنی وہ پہلے جاہل رہا ہو اور بعد میں علم حاصل کیا ہو، بلکہ خدا جب سے ہے اسی وقت سے عالم ہے۔

خُدا عادل ہے

خدا عادل ہے یعنی خدا وہ کام کرتا ہے جو اچھا ہے اور وہ کام نہیں کرتا جو بُرا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

"خدا عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

جب خدا خود لوگوں کو عدل یعنی اچھے کاموں کو کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے کا حکم دیتا ہے تو وہ خود بھی ضرور عادل ہوگا اور کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے:

"خدا تو بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔"

اس دنیا کا پیدا کرنا، ہمیں اچھے اور بُرے راستوں کی ہدایت کے لیے انبیاءؑ و آئمہؑ کا بھیجنا اور عمل کے مطابق روز قیامت جزا و سزا کا دینا سب خدا کے عدل کے عین مطابق ہے۔

سوالات

سوال نمبر۱: خدا کے عادل ہونے سے کیا مراد ہے ؟

سوال نمبر۲: خدا کے عادل ہونے کی دلیل دیجیئے۔

امامت

اللہ نے انسان کی ہدایت کے لیے انبیاءؑ بھیجے۔ ان میں سب سے آخری نبی حضرت محمّد مصطفٰے ﷺ تھے۔ آپؐ ہی کے ذریعے ہم تک اللہ کا دین، دینِ اسلام پہنچا۔ چونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور قیامت تک انسانوں کو ہدایت کی ضرورت رہے گی لہٰذا خدا نے ہماری ہدایت اور دینِ اسلام کی حفاظت کی خاطر بارہ امام مقرّر فرمائے جن کا اعلان رسُولِ خدا ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی کر دیا تھا۔

ہمارے اوّل امام حضرت علی علیہ السّلام تھے۔ ان کی امامت کا اعلان رسُولِ خدا ﷺ نے ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ میں حج سے واپسی پر خم کے میدان میں کیا۔ اس وقت آپ کے سامنے ایک لاکھ سے زیادہ حاجیوں کا مجمع تھا۔ ہم ہر سال ۱۸ ذی الحجہ

کو اس واقعہ کی یاد میں خوشی مناتے ہیں اور اس دن کو عیدِ غدیر کہتے ہیں۔ اس دن روزہ رکھنے میں بہت ثواب ہے۔

ہمارے ہر امامؑ نے اپنے دَور کے لوگوں کی ہدایت فرمائی۔ اس وقت ہماری ہدایت کے لیے بارہویں امام حضرت مہدی صاحب الزمانؑ ہیں، جو حکم خدا سے زندہ ہیں اور غائب ہیں۔

امامؑ بھی نبیؐ کی طرح معصوم ہوتا ہے۔

سوالات

سوال نمبر۱: خدا نے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئمہ کو کیوں بھیجا ؟

سوال نمبر۲: عیدِ غدیر ہمیں کس واقعہ کی یاد دلاتی ہے ؟

سوال نمبر۳: اس زمانے میں ہمارے امام اور ہادی کون ہیں ؟

قیامت

قرآن سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک ایسا دن آئے گا جب دُنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ تمام انسانوں کو موت آجائے گی۔ اس کے بعد خدا انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور اس دنیا میں کیے ہوئے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ جس کسی نے اس دُنیا میں اچھے کام کیے ہوں گے اسے جنّت ملے گی اور جس کسی نے بُرے کام کیے ہوں گے اسے جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔

پیارے بچّو! آپ کے اسکول میں امتحان لیا جاتا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جائے کہ کس بچّے نے سال بھر محنت کی ہے اور کس نے محنت نہیں کی۔ جو بچّہ محنت کرتا ہے اور تکلیف اٹھاتا ہے اسے کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔ آپ کا امتحان نہ لیا جائے تو محنت کرنے والے اور محنت

نہ کرنے والے برابر ہو جائیں گے۔ اسی لیے آپ کا امتحان لیا جاتا ہے۔ خدا نے بھی اس دُنیا کو امتحان کی جگہ قرار دیا ہے۔ جو شخص بھی محنت کرے گا یعنی خُدا کے بتائے ہوئے راستے پر چلے گا اسے کامیابی نصیب ہوگی اور انعام کے طور پر جنّت ملے گی جہاں وہ آرام و سکون سے رہ سکے گا۔ جس کسی نے خدا کی نافرمانی کی اسے سزا ملے گی اور جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ شدید تکلیف میں رہے گا۔

جس دن خدا ہمارے اعمال کا حساب لے گا اسے ہم قیامت کہتے ہیں۔

بچّو! ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں اور دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا ہمیں جہنّم کی آگ سے محفوظ رکھے۔

سوالات

سوال نمبر۱: قیامت کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے ؟

سوال نمبر۲: قیامت کا ہونا کیوں ضروری ہے ؟

حج

اسلام نے اپنے ماننے والوں میں بھائی چارے کے فروغ کے لیے بہت سے احکامات دیئے ہیں مثلاً نماز جماعت، نماز جمعہ و عیدین اور حج وغیرہ۔ ان میں حج اسلامی بھائی چارے کا سب سے بہترین مظہر ہے۔

حج ایک مخصوص عبادت کا نام ہے جو مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کا طواف اور دوسرے اعمال بجالانے کو کہتے ہیں۔ یہ عبادت ذی الحجہ کی ۹ تا ۱۲ تاریخ کو ادا کی جاتی ہے۔

اس عبادت کے لیے دُنیا بھر کے مسلمان خانہ کعبہ کے گرد جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں اور دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کے بہت سے مسائل حل ہوجاتے ہیں اور آپس میں مساوات، محبّت، دوستی جیسی خوبیاں پیدا

ہوجاتی ہیں۔

حج اس شخص پر واجب ہے جو مکہ تک جانے کا خرچ رکھتا ہو اور اُس کے جانے میں رکاوٹ نہ ہو۔ یہ عبادت زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے۔

سوالات

سوال نمبر ۱: مسلمانوں میں بھائی چارے کے فروغ کے لیے اسلام نے جو احکامات دیئے ہیں ان میں سے چند تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۲: حج سے مسلمانوں میں بھائی چارے کا فروغ کس طرح ہوتا ہے؟

سوال نمبر ۳: حج کس پہ واجب ہے؟

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

امر بالمعروف کے معنیٰ ہیں 'نیکی کا حکم دینا' یعنی خدا نے ہم کو جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے اگر کوئی شخص ان کو انجام نہ دیتا ہو تو ہمیں چاہیئے کہ اس شخص تک خدا کے ان کاموں کا حکم پہنچائیں مثلاً اگر کوئی شخص نماز نہ پڑھتا ہو یا روزہ نہ رکھتا ہو تو ہمیں چاہیئے کہ اس شخص کی توجّہ نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے کی طرف دلائیں۔

نہی عن المنکر کے معنیٰ ہیں 'بُرائیوں سے روکنا' یعنی خدا نے ہمیں جن کاموں کے نہ کرنے کا حکم دیا ہے اگر کوئی شخص ان کاموں کو کرتا ہو تو ہمیں چاہیئے کہ اس شخص کو ایسا کرنے سے روکیں مثلاً اگر کوئی شخص جھوٹ بولتا ہو یا گالی دیتا ہو

تو ہمیں چاہیئے کہ اس شخص کو جھوٹ بولنے یا گالی دینے سے روکیں۔

نماز اور روزہ کی طرح امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی واجب ہے۔

سوالات

سوال نمبر۱: امر بالمعروف کے معنیٰ کیا ہیں؟

سوال نمبر۲: نہی عن المنکر کے معنیٰ کیا ہیں؟

سوال نمبر۳: اگر کوئی شخص گانا سُن رہا ہو تو ہمارا کیا فرض ہے؟

عید مباہلہ

عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ ہجرت کے نویں سال نجران کے کچھ عیسائی ہمارے رسُول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے اپنا عقیدہ ظاہر کیا۔ ہمارے رسُول ﷺ نے واضح کیا کہ اللہ کا کوئی بیٹا نہیں ہوسکتا، بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ کے بندے اور نبی تھے۔

لیکن عیسائیوں نے ہمارے نبیؐ کی بات نہ مانی اور یہ طے پایا کہ ہم مباہلہ کریں گے یعنی جھوٹوں کے لیے خدا سے بددعا کریں گے۔ خدا کی جانب سے قرآن میں یہ حکم آیا کہ مباہلہ کے لیے رسول ﷺ اپنے بیٹوں کو لائیں، عیسائی اپنے بیٹوں کو لائیں، رسول ﷺ اپنی عورتوں کو لائیں، عیسائی اپنی عورتوں کو لائیں، رسول ﷺ اپنے نفسوں کو لائیں، عیسائی

اپنے نفسوں کو لائیں اور دُعا کریں کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔

لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹوں میں حضرت امام حسن علیہ السّلام اور حضرت امام حسین علیہ السّلام کو، اپنی عورتوں میں حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اور اپنے نفسوں میں حضرت علی علیہ السّلام کو مباہلہ کے لیے گھر سے لے کر چلے۔

عیسائیوں نے جب ان مقدس ہستیوں کو دیکھا تو اپنا ارادہ بدل دیا اور مباہلہ کے بغیر جزیہ دینے پر تیّار ہو گئے۔ اس طرح عیسائیوں نے اپنی شکست مان لی۔

یہ واقعہ ۲۴/ ذی الحجہ کو پیش آیا۔ اس دن کو ہم عیدِ مباہلہ کہتے ہیں۔ ہر سال اسی تاریخ کو اس دن کی یاد تازہ کرنے کے لیے ہم ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرتے ہیں، مخصوص نماز بجالاتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

اہلِ بیت علیہم السلام کی ہی وجہ سے مباہلہ میں فتح حاصل ہوئی

سوالات

سوال نمبر۱ : ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نجران کے عیسائیوں کو کیا سمجھایا ؟

سوال نمبر۲ : مباہلہ کے لیے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن ہستیوں کو ساتھ لے گئے ؟

سوال نمبر۳ : واقعۂ مباہلہ کی یاد ہم کس طرح مناتے ہیں ؟

ہجرتِ مدینہ

رسُول اکرم ﷺ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ تبلیغِ اسلام میں صَرف ہوتا تھا۔ ایک دفعہ مدینہ کے چند آدمی حج کے لیے آئے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کا وعظ سن کر ان لوگوں پر بڑا اثر ہُوا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ جب وہ مدینہ واپس گئے تو انہوں نے اپنے شہر والوں سے سارا ماجرا بیان کیا۔

اگلے سال کئی اور لوگ حج کے لیے آئے اور آپ ﷺ سے ملے۔ انہوں نے سچّے دل سے اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کو مدینہ آنے کی دعوت دی۔

دوسری جانب مکّہ میں حضرت ابو طالبؑ کے انتقال کے بعد کُفّار نے یہ خیال کیا کہ اب رسُول ﷺ کو قتل کرنا آسان ہو گا۔ لہٰذا کفّار نے منصوبہ بنایا کہ چالیس افراد مل کر رات کے وقت رسُول ﷺ کے گھر پر حملہ کریں۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ ﷺ کو دشمنوں کے منصوبے سے آگاہ کر دیا اور حکم ہوا کہ آپ ﷺ مدینہ کی جانب ہجرت کریں۔

ہجرت کی رات کو حضور ﷺ نے حضرت علی علیہ السّلام کو اپنے بستر پر لٹایا تاکہ دشمن اس مغالطہ میں رہیں کہ آپ ﷺ خود آرام فرما رہے ہیں۔

حضرت علی علیہ السّلام نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر بخوشی رسُول ﷺ کے بستر پر سونا قبول فرمایا تاکہ رسُول ﷺ کی جان محفوظ رہے۔ خدا کو حضرت علی علیہ السّلام کا یہ فعل اس قدر پسند آیا کہ آپؑ کی شان میں قرآن میں آیت نازل فرمائی۔

رسُول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی بخیریت مدینہ پہنچ گئے۔ یہاں آپ نے دینِ اسلام کی اشاعت شروع کی اور دینِ اسلام رفتہ رفتہ دُور دراز علاقوں تک پھیل گیا۔

مسلمانوں کا ہجری کیلنڈر آنحضرت ﷺ کی مکّہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے سال سے شروع ہوتا ہے۔

سوالات

سوال نمبر۱: مدینہ میں اسلام کی ابتدا کیسے ہوئی ؟

سوال نمبر۲: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی جانب ہجرت کیوں کی ؟

سوال نمبر۳: ہجرت کے موقع پر حضرت علی علیہ السلام نے رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ کس طرح دیا ؟

قرآن مجید

اللہ کی جانب سے لوگوں کی ہدایت کے لیے چند انبیاء پر کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے۔ جو کتاب ہمارے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہوئی اس کا نام قرآن مجید ہے۔

قرآن مجید ہمیں حکم دیتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، ہر ایک سے مہربانی کا برتاؤ کریں، والدین کی عزّت کریں اور خدمت کریں، بُرے کاموں سے بچیں اور اچھے کام کریں۔ قرآن مجید میں انبیاء کے زمانے کے کئی ایک سچّے، دلچسپ اور سبق آموز قصّے بھی درج ہیں۔

قرآن مجید رمضان المبارک کے مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا۔ نزول کا یہ سلسلہ ۲۳ سال تک جاری رہا۔ یہ مقدس کتاب عربی زبان میں ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس زبان کو سیکھیں،

قرآن مجید کی صحیح قرأت کے ساتھ تلاوت کریں، اسے سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جس میں آج تک نہ کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور نہ کبھی ہوگی۔

سوالات

سوال نمبر۱: خدا نے قرآن مجید کو کیوں نازل کیا اور اس سلسلے میں ہماری کیا ذمّہ داری ہے؟

سوال نمبر۲: قرآن مجید ہمیں کن چیزوں کا حکم دیتا ہے؟

اچھی صُحبت

ہم جس قسم کے لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں ان کے اخلاق و عادات کا ہماری طرزِ زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا بچّہ جو لکھائی پڑھائی میں ہوشیار ہو اور کسی ایسے بچّے سے دوستی کرے جو پڑھائی کی جانب راغب نہ ہو اور اپنا زیادہ وقت کھیل کُود میں صرف کرتا ہو تو رفتہ رفتہ ہوشیار بچّہ بھی پڑھائی کی بجائے کھیل کُود میں زیادہ مصروف ہوجاتا ہے۔ اسی لیے اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم علم دوست، محنتی، مؤدب، پُرخلوص اور دانشمند لوگوں کی صحبت اختیار کریں تاکہ ہم میں بھی ایسی خوبیاں پیدا ہوں۔

اس کے برعکس ہمیں ایسے شخص کی دوستی سے بچنا چاہیئے جو جھُوٹ بولتا ہو، گالی دیتا ہو، دوسروں کو تکلیف

پہنچاتا ہو، محنت سے جی چُراتا ہو اور اسلام کے دیگر احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔

عالمِ دین کی صحبت میں بیٹھنا بھی عبادت ہے۔

سوالات

سوال نمبر۱: ہمیں کیسے لوگوں کی دوستی اختیار کرنی چاہیئے؟

سوال نمبر۲: ہمیں کن لوگوں کی دوستی سے بچنا چاہیئے؟

سوال نمبر۳: ہمیں بُرے لوگوں کی دوستی سے پرہیز کیوں کرنا چاہیئے؟

ہمارے اخلاق

سوال : ہمیں ہر کام کرنے سے پہلے کیا کہنا چاہیئے ؟

جواب : ہمیں ہر کام سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کہنا چاہیئے۔

سوال : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے کیا معنیٰ ہیں ؟

جواب : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے معنیٰ ہیں:
(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بڑا رحم والا ہے۔

سوال : ہمیں صبح کب اُٹھنا چاہیئے اور سب سے پہلے کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب : ہمیں فجر کی نماز کے وقت اُٹھنا چاہیئے اور سب سے پہلے نماز صبح ادا کرنی چاہیئے۔

سوال : ہمیں کیسے رہنا چاہیئے اور کیسا لباس پہننا چاہیئے ؟

جواب : ہمیں صفائی سے رہنا چاہیئے اور صاف ستھرا لباس

پہننا چاہیئے کیوں کہ صفائی خدا کو پسند ہے۔

سوال : ہمیں کن کن کی باتوں کو ماننا چاہیئے ؟

جواب : ہمیں اللہ ، رسول ﷺ ، امام علیہ السلام، والدین اور استاد کی باتوں کو ماننا چاہیئے۔

سوال : ہمیں کن باتوں سے دُور رہنا چاہیئے ؟

جواب : ہمیں ان باتوں سے دُور رہنا چاہیئے جنہیں خدا ناپسند کرتا ہے مثلاً جھوٹ بولنا ، چوری کرنا، گالی دینا ، چغلی کھانا ، گانا سُننا یا گانا ، ماں باپ کو تکلیف دینا وغیرہ۔

سوال : ہمیں لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے ؟

جواب : ہمیں بڑوں کا ادب کرنا چاہیئے ، بچّوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا چاہیئے ، اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔

سوال : ہمیں کھانا کھاتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ؟

جواب ① کھانا کھانے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہنا چاہیئے اور کھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

② کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک چکھنا چاہیئے۔

③ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا چاہیئے۔

④ کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیئے۔

تقلید

لڑکے اور لڑکیوں پر احکامِ شریعت مثلاً نماز، روزہ پردہ وغیرہ اس وقت واجب ہوتے ہیں جب وہ بالغ ہو جائیں۔ عمر کے لحاظ سے لڑکا پندرہ سال پورے ہونے پر اور لڑکی نو سال پورے ہونے پر بالغ ہو جاتے ہیں۔ سال کی گنتی چاند کے حساب سے کی جاتی ہے۔

انسان پر بالغ ہو جانے کے بعد واجب ہے کہ وہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مجتہد کی تقلید کرے یعنی نماز، روزہ، پردہ اور دیگر واجبات میں انہی کے فتویٰ کے مطابق عمل کرے۔

مجتہد اس عالمِ دین کو کہتے ہیں جو قرآن، احادیث اور سُنّتِ معصومینؑ سے احکامِ شریعت حاصل کر سکے۔

جب مجتہد قرآن، احادیث اور سُنّتِ معصومینؑ کی روشنی میں ہمیں کوئی حکمِ شریعت بتائے اسے فتویٰ کہتے ہیں۔

سوالات

سوال نمبر۱: تقلید سے کیا مراد ہے ؟

سوال نمبر۲: فتویٰ کسے کہتے ہیں ؟

مبطلاتِ وضو

مبطلاتِ وضو یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پیشاب کرنا۔

۲۔ پاخانہ کرنا۔

۳۔ ریاح (معدہ یا آنتوں کی ہوا جو پاخانہ کے مقام سے خارج ہو)

۴۔ ایسی نیند جس میں آنکھ دیکھ نہ سکے اور کان سُن نہ سکے۔

۵۔ ایسی حالت جس سے انسان کی عقل زائل ہو جائے مثلاً بیہوشی، دیوانگی، مست ہو جانا وغیرہ۔

۶۔ استحاضہ۔

٧۔ کوئی ایسی صورت جس سے غسل واجب ہو جائے مثلاً غسلِ مسِ میت۔

سوالات

سوال نمبر۱: مبطلاتِ وضو کے کیا معنی ہیں ؟

سوال نمبر۲: مبطلاتِ وضو کون کون سے ہیں ؟

نماز کا طریقہ

نیت :

ہر نماز سے پہلے اس نماز کی نیت کا ہونا ضروری ہے مثلاً نمازِ فجر پڑھتا / پڑھتی ہوں قربۃً اِلی اللہ۔

نمازِ فجر پڑھنے کا طریقہ

نمازِ فجر اس ترتیب سے پڑھی جاتی ہے :

پہلی رکعت :

- حالتِ قیام میں (کھڑے ہونے کی حالت میں) تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔
- حالتِ قیام ہی میں سورۃ الحمد اور کوئی دوسری سورہ مثلاً سورۃ القدر پڑھیں۔

- تکبیر کہیں اور رکوع میں جائیں یعنی اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکیں۔
- حالتِ رکوع میں یہ ذکر پڑھیں

سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ

یا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

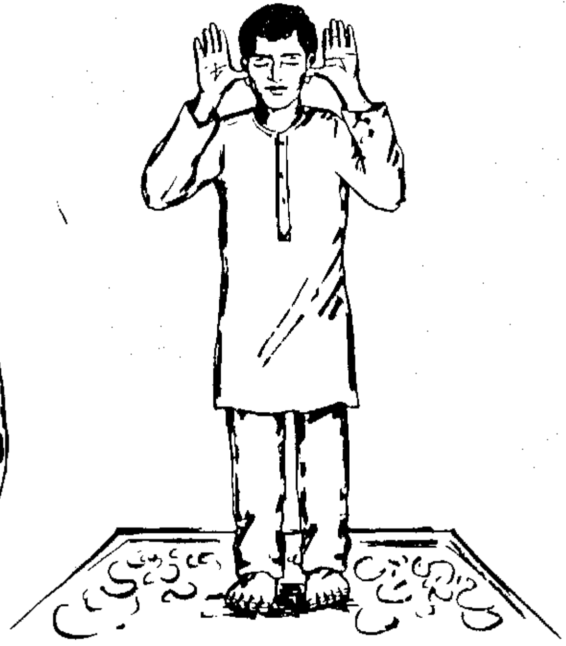
اور درود پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

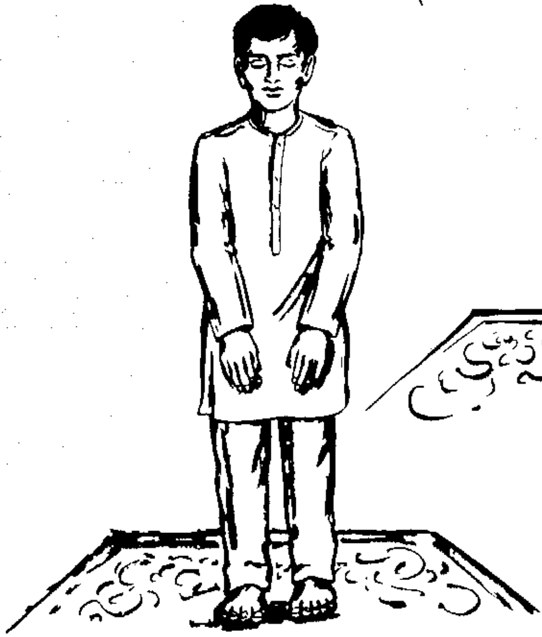
- رکوع سے کھڑے ہوں اور پڑھیں

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

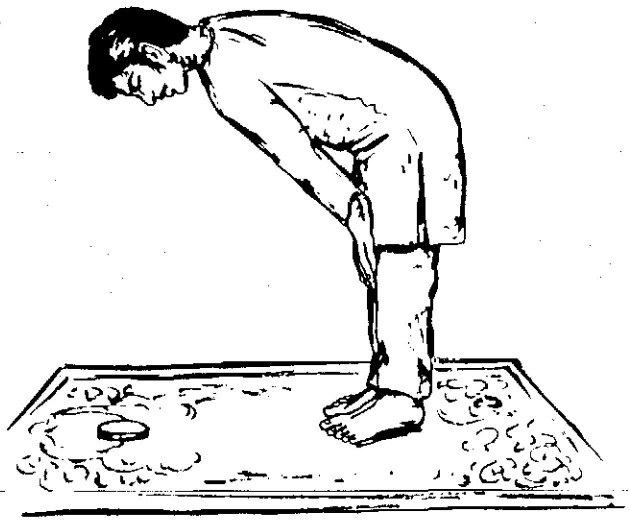
- تکبیر کہیں اور سجدے میں جائیں۔ حالتِ سجدہ میں جسم کے سات اعضاء (پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنوں کے سرے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے سرے) زمین پر رکھنا چاہیئے۔



تکبیرۃ الاحرام

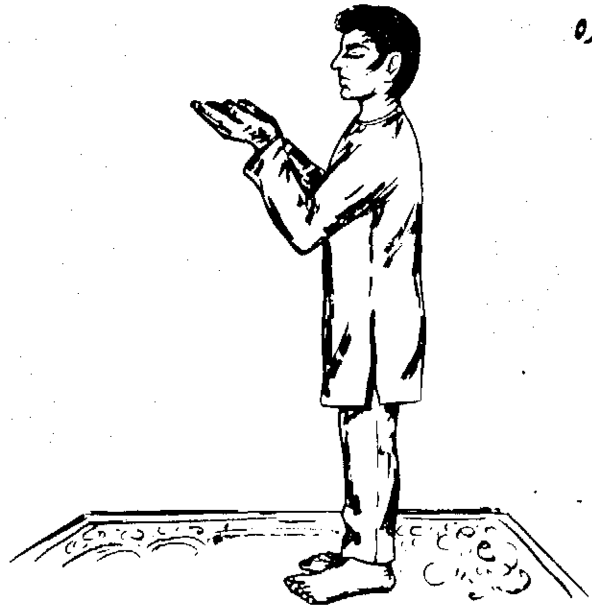


قیام





سجدہ



قنوت



تشہد

- حالتِ سجدہ میں یہ ذکر پڑھیں

سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ

یا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ

اور درود پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

- سجدے سے سر اُٹھائیں اور بیٹھ کر تکبیر کہیں،

پھر پڑھیں

اَسْتَغْفِرُاللهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

تکبیر کہیں اور دوسرے سجدے میں جائیں۔

- حالتِ سجدہ میں ذکرِ سجدہ اور درود پڑھیں۔

- سجدے سے سر اُٹھائیں اور بیٹھ کر تکبیر کہیں۔

- دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ کھڑے ہوتے ہوئے پڑھیں

بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

دوسری رکعت:

- حالتِ قیام میں سورۃ الحمد اور کوئی دوسری سورہ مثلاً سورۃ الاخلاص پڑھیں۔
- تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرکے دعائے قنوت پڑھیں مثلاً

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

- پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دو سجدے بجا لائیں۔
- دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

- تشہد کے بعد اس طرح سلام پڑھ کر نماز تمام کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

نمازِ مغرب پڑھنے کا طریقہ

- دو رکعتیں اس طریقے سے پڑھیں جس کا ذکر ہو چکا ہے البتہ سلام نہ پڑھیں۔
- دوسری رکعت کے تشہد کے بعد

بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

پڑھتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

- قیام کی حالت میں تین مرتبہ تسبیحاتِ اربعہ پڑھیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

- تسبیحاتِ اربعہ کے بعد تکبیر کہیں اور رکوع میں جائیں۔

- دوسری رکعت کی طرح رکوع اور دو سجدے بجالائیں۔

اس کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کریں۔

نمازِ ظہر، عصر اور عشاء پڑھنے کا طریقہ

- تین رکعتیں اس طریقے سے پڑھیں جس کا ذکر ہو چکا ہے، البتہ تیسری رکعت کا تشہد اور سلام نہ پڑھیں۔
- تیسری رکعت کے دو سجدوں کے بعد

بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

پڑھتے ہوئے چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

- تیسری رکعت کی طرح تسبیحاتِ اربعہ پڑھیں اور پھر رکوع اور دو سجدے بجالائیں۔ اس کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کریں۔

سوالات

سوال نمبر۱: رکوع کے لئے کتنا جھکنا ضروری ہے ؟

سوال نمبر۲: حالتِ سجدہ میں جسم کے کن اعضاء کو زمین پر رکھنا چاہیئے ؟

سوال نمبر۳: نماز کی عملی مشق کریں۔

مسائلِ نماز

اللہ تعالیٰ نے ہر بالغ شخص پر نماز کو واجب قرار دیا ہے۔ نماز پڑھنے سے اللہ، رسول ﷺ اور امامؑ خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم صحیح طریقے سے نماز پڑھیں یعنی مسائلِ نماز کا خیال رکھیں۔

مسائلِ نماز میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ نماز قبلہ رُخ ہو کر پڑھنی چاہیئے یعنی چہرہ، سینہ، پیٹ اور پاؤں کا اگلا حصّہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

۲۔ نماز میں کوئی بھی ذکر پڑھتے وقت جسم کو ساکن ہونا چاہیئے سوائے اس ذکر کے جو کھڑے ہوتے وقت پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ نماز پڑھتے وقت نمازی کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیئے۔

۴۔ نماز پڑھتے وقت مرد کے لئے ضروری ہے کہ اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپے۔ بہتر ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک بدن کو ڈھانپے۔

۵۔ نماز میں عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا پورا بدن حتیٰ کہ سر اور بال بھی ڈھانپے البتہ چہرے کا اتنا حصّہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے، کلائیوں تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں کا ڈھانپنا ضروری نہیں ہے۔ عام حالت میں بھی یہ ضروری ہے کہ لڑکی ہر نامحرم مثلاً خالہ زاد بھائی، چچازاد بھائی وغیرہ سے پردہ کرے۔

سوالات

سوال نمبر۱: نماز پڑھنے والے کے لئے مسائلِ نماز کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے ؟

سوال نمبر۲: نماز پڑھتے وقت جسم کے کون سے اعضاء قبلہ رُخ ہونے چاہئیں ؟

سوال نمبر۳: نماز میں عورت کے لئے بدن کا کتنا حصہ ڈھانپنا ضروری ہے ؟

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱)

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بڑا رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۲) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا ایک ہے۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۳) خدا بے نیاز ہے۔

لَمْ يَلِدْ ۙ نہ اس نے کسی کو جنا،

وَلَمْ يُوْلَدْ (۴) اور نہ اُس کو کسی نے جنا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور اس کا کوئی ہمسر

كُفُوًا اَحَدٌ (۵) نہیں۔

سُوْرَۃُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۱)

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بڑا رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۲) — (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی۔

مَلِکِ النَّاسِ (۳) اِلٰہِ النَّاسِ (۴) — لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۵) — چھپ چھپ کر بہکانے والے کے شر سے۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (۶) — جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ (۷) — جنّات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۱)

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بڑا رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۲) — (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (۳) — ہر چیز کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کی۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (۴) — اور اندھیری رات کی بُرائی سے جب اُس کا اندھیرا چھا جائے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (۵) — اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی بُرائی سے (جب پھونکے)۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (۶) — اور حسد کرنے والے کی بُرائی سے جب حسد کرے۔

سُــوْرَۃُ الْــكَافِـرُوْنَ

بِسْـمِ اللّٰہِ الـرَّحْمٰـنِ الـرَّحِـیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بڑا رحم والا ہے

قُـلْ یٰٓاَیُّھَا الْـكَافِـرُوْنَ ②	(اے رسولؐ) تم کہدو کہ اے کافرو،
لَآ اَعْـبُـدُ مَاتَعْـبُـدُوْنَ ③	تم جن چیزوں کو پُوجتے ہو میں اُن کو نہیں پوجتا۔
وَلَآ اَنْـتُـمْ عٰـبِـدُوْنَ مَآ اَعْـبُـدُ ④	اور جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اسکی تم عبادت نہیں کرتے۔
وَلَآ اَنَا عَابِـدٌ مَّا عَـبَـدْ تُّـمْ ⑤	اور جنہیں تم پوجتے ہو میں ان کا پُوجنے والا نہیں۔
وَلَآ اَنْـتُـمْ عٰـبِـدُوْنَ مَآ اَعْـبُـدُ ⑥	اور جسکی میں عبادت کرتا ہوں تم اسکی عبادت کرنے والے نہیں۔
لَـكُـمْ دِیْـنُـكُـمْ وَلِـیَ دِیْـنِ ⑦	تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔